یونیورسٹیوں کا اسلامی ہونا لازمی ہے

طالب علموں سے امام خمینیؒ کا خطاب

ملت اسلامیۂ عالم بالخصوص ملت ایران پر سلام، ان معظم اساتذہ اور نوجوان طالب علموں پر سلام جو اسلام کے لیے ایک بہادر و جانباز سپاہی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سردست میں آپ لوگوں کے سامنے اس بات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یونیورسٹیوں کی اصلاح سے ہماری مراد کیا ہے؟ بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ یونیورسٹیوں کی اصلاح کا مطالبہ کرنے والے اور انھیں اسلامی بنانے کا مطالبہ کرنے والے علم کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مثلاً علم ہندسہ ایک اسلامی علم ہے اور ایک غیر اسلامی اور علم طبیعیات کی بھی گویا دو قسمیں ہیں۔ ایک اسلامی اور ایک غیر اسلامی۔ اسی خیال کے تحت ان لوگوں نے اعتراض اور مخالفت کی آواز بلند کرتے ہوئے کہا کہ علم اسلامی اور غیر اسلامی نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے خیال کیا کہ یونیورسٹیوں کو اسلامی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ان درسگاہوں میں فقط علم فقہ و تفسیر اور اصول کی تعلیم دی جائے گی یعنی قدیم مدارس میں جو چیزیں پڑھائی جاتی ہیں، اب یونیورسٹیوں میں بھی انھیں چیزوں کی تعلیم دی جائے گی۔ یہ ایسی غلطیاں ہیں جو بعض لوگ خود کرتے ہیں یا اپنے آپ کو ان غلطیوں کا شکار بنا دیتے ہیں۔ ہم جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ دراصل یہ ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں سامراجی یونیورسٹیاں ہیں اور ہماری یونیورسٹیاں ان لوگوں کی تعلیم و تربیت کرتی ہیں جو مغرب زدہ ہیں اور ہمارے نوجوانوں کو مغربی تہذیب و تمدن کا دلدادہ بنا رہی ہیں۔ ہم فقط یہ کہتے ہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں ایسی نہیں ہیں جو ہماری ضرورت کے مطابق نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دیتی ہوں۔ ہماری یہ یونیورسٹیاں گذشتہ پچاس سال سے بظاہر تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں اور قومی بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ ان یونیورسٹیوں کے لیے مخصوص

ہوتا ہے اور بجٹ کی یہ رقم محنت کش عوام کے خون پسینے کی کمائی ہوتی ہے لیکن اتنی طویل مدت گزرنے کے بعد بھی ہم یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے کسی مضمون میں خودکفیل نہیں ہوسکے ہیں۔ پچاس سال گزرنے کے بعد بھی اگر آج ہم کسی مریض کا علاج کرانا چاہتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ اس مریض کو برطانیہ لے جانا چاہیے۔ گذشتہ پچاس سال سے ہمارے ملک میں یونیورسٹیاں تعلیم وتعلم کے کام میں لگی ہوئی ہیں لیکن آج بھی ہمارے ملک میں مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کی تعداد کم ہے۔ ہمارے یہاں یونیورسٹیاں تو تھیں اور آج بھی ہیں لیکن ملک وملت کے ہر ضروری کام کے لیے ہم مغرب کے محتاج ہیں۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹیوں میں بنیادی تبدیلی پیدا ہونی چاہیے اور ہماری یونیورسٹیوں کو اسلامی ہونا چاہیے، تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ انھیں فقط اسلامی علوم کی تعلیم دی جانی چاہیے اور نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر علم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسلامی اور دوسری غیر اسلامی۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ گذشتہ پچاس سال کے دوران ان یونیورسٹیوں نے جو خدمت انجام دی ہے اسے ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں اس سرزمین کے نوجوانوں کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں تبلیغاتی جنگ (Propaganda War) کے میدان میں تبدیل ہوگئی ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان علم حاصل کرنے کے بعد بھی تربیت حاصل نہیں کرپاتے اور اسلامی تربیت سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ ان یونیورسٹیوں میں لوگ فقط ڈگری حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں ملک وملت کی ضرورت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اپنی راہ و روش کا تعین کریں اور قوم کے اس سرمایہ کو تباہ و برباد کی طرف نہ جانے دیں۔ اگر ان کی طاقت برباد ہوگئی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہماری طاقت بھی ختم ہوگئی یا ان نوجوانوں کو بیرونی طاقتوں کی غلامی میں دے دیا۔ جہاں تک نوعیت کا سوال ہے ہمارے معلم اسلامی نہیں ہیں۔ ان لوگوں نے تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ تربیت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ پس ہماری

یونیورسٹیوں سے ڈگری حاصل کرنے والے میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ ملک و ملت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے بلکہ اس کی حتی الامکان کوشش یہ ہوتی ہے کہ ذاتی مفاد و مصالح کا خیال رکھے جب ہم ان یونیورسٹیوں میں بنیادی تبدیلی کی بات کرتے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ یونیورسٹیاں ملک و ملت کی ضرورتوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے کام کریں اور اغیار و اجانب کے بجائے ملک و ملت کی خدمت میں سرگرم رہیں۔ ہمارے اسکولوں اور ہماری یونیورسٹیوں کے اکثر اساتذہ مغربی سامراج کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور ہمارے نوجوانوں میں بے راہ روی پیدا کرنے میں مصروف ہیں اور ہمارے نوجوانوں کو فاسد کاموں کی طرف راغب کر رہے ہیں۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ہم جدید علوم کے خواہاں نہیں ہیں۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ہر علم کی دو قسمیں ہوتی ہیں جبکہ بعض حضرات اسی موضوع پر بحث و مباحثہ میں لگے رہتے ہیں چاہے وہ عمداً یہ کام کرتے ہوں یا انجانے میں۔ دونوں ہی صورتوں میں اس موضوع پر بحث بے سود ہے۔ ہم تو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہماری یونیورسٹیوں میں اسلامی اخلاق نہیں ہے۔ ہماری یونیورسٹیوں میں اسلامی تربیت نہیں ہے۔ اگر ہماری یونیورسٹیوں میں اسلامی اخلاق ہوتا تو ہمارے ملک میں عقائدی جھگڑوں کی گنجائش نہ رہ جاتی۔ اگر ان یونیورسٹیوں میں اسلامی اخلاق ہوتا تو یہ مہلک و خطرناک لڑائیاں نہ ہوتیں۔ یہ جھگڑے فساد محض اس وجہ سے ہیں کہ یہ لوگ اسلام سے ناواقف ہیں اور ان میں اسلامی تربیت بالکل نہیں ہے۔ پس یونیورسٹیوں میں بنیادی تبدیلی پیدا ہونی چاہیے اور ان کی ازسرنو تعمیر کی جانی چاہیے تاکہ ہمارے نوجوانوں کی اسلامی تربیت ہوسکے۔ اگر ہمارے یہ نوجوان اسلامی تربیت کے سایہ میں علم حاصل کرتے ہیں اور انھیں مغربی تربیت نہ دیں اور یہ بھی نہ ہو کہ ایک گروہ انھیں مغربی تربیت کی طرف کھینچے، ایک گروہ مشرق کی طرف اور ایک جماعت ان نوجوانوں کو ان لوگوں کی طرف لے جانے کی کوشش کرے جو ہمارے دشمن ہیں اور ہم سے برسرپیکار ہیں یا ان لوگوں کی طرف لے جانے کی کوشش کرے جو ہمارے اوپر اقتصادی پابندیاں عائد کیے ہوئے ہیں اور ہمارے اردگرد

اقتصادی ناکہ بندی کا حصار کھینچ دیا ہے۔ ہماری یونیورسٹیوں کا ایک گروہ ان کی مدد کے لیے آمادہ ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر ملتِ ایران مغرب کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی تو ہمارے نوجوان طالب علموں کو بھی چاہیے کہ مغرب کے خلاف کمربستہ ہوجائیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر ہماری قوم کمیونسٹوں کے مقابلے کے لیے کھڑی ہوجائے تو یونیورسٹی کے طالب علموں کو بھی کمیونسٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے جبکہ اپنی سادہ لوحی اور باطل تربیت کی وجہ سے ان طالب علموں نے کچھ اساتذہ کو پسند کرلیا اور آج جب ہم ایک آزاد یونیورسٹی تشکیل دینا چاہتے ہیں اور اس میں بنیادی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ یونیورسٹیاں آزاد ہوجائیں اور مغرب سے ان کا کوئی تعلق نہ رہے اور یہ کمیونزم اور مارکسزم سے وابستہ نہ رہیں تو یہ طالب علم گروپ بندی اور محاذ آرائی کرنے لگتے ہیں۔ اسی دلیل کی بنیاد پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایسی یونیورسٹیاں نہیں ہیں جو اسلامی ہوں اور اسلامی تعلیمات کے سایہ میں ہمارے نوجوانوں کی تربیت کریں۔ نیز یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ہمارے نوجوان کی صحیح تربیت نہیں ہوئی اور دوسری طرف وہ علم حاصل کرنے میں بھی دلچسپی نہیں رکھتے۔ وہ ساری عمر نعرہ بازی اور جھوٹے و بے بنیاد پروپیگنڈے میں بسر کردیتے ہیں، کبھی روس کی طرفداری کرتے ہیں تو کبھی امریکہ کی طرفداری کرتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان آزاد رہیں، اپنے اعمال کا محاسبہ کریں۔ اپنی لازمی ضرورتوں کے بارے میں خود ہی غوروفکر کریں اور مشرقی یا مغربی بلاک سے وابستہ نہ ہوں۔

ہم آج امریکہ کے خلاف نبرد آزمائی میں مصروف ہیں۔ ہمارا مقابلہ دنیا کی ایک بڑی طاقت سے ہے۔ پس ایسے حالات میں ان نوجوانوں کو بھی امریکی سامراج کے مقابلے کے لیے پوری طرح کمربستہ ہوجانا چاہیے۔ ہم یونیورسٹیوں کو ایسا بنا دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان خود اپنے اور اپنی ملت کے لیے کام کریں۔ دراصل یہ لوگ دور بیٹھ کر فتنہ آمیز بات کیا کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انقلابی کاؤنسل کے اراکین یونیورسٹیوں کو اسلامی بنانے کا

مطلب نہیں جانتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر علم کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک اسلامی علم ہندسہ اور ایک غیر اسلامی علم ہندسہ۔ انھیں یہ نہیں معلوم کہ انقلابی کاؤنسل کے بعض ممبران ڈاکٹریٹ کرچکے ہیں اور بعض مجتہدین ہیں۔ کیا ان لوگوں کو یہ نہیں معلوم کہ اسلامی علوم و معارف کی تعلیم مدارس میں ہوتی ہے اور یونیورسٹیوں میں دیگر علوم کی تعلیم دی جاتی ہے؟ لیکن یونیورسٹیوں کا اسلامی ہونا لازمی ہے تاکہ اس جگہ جو علم حاصل کیا جارہا ہے وہ ملک وقوم کی تقویت اور ملت کی ضرورتوں کے مطابق ہو۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹیوں میں آج جو تعلیم دی جارہی ہے اس کے نتیجے میں ہمارے نوجوان کو یا کمیونزم کی طرف گھسیٹا جارہا ہے یا انھیں مغربی تہذیب کا دلدادہ بنایا جارہا ہے جبکہ ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹی کے اساتذہ ہمارے نوجوانوں کو صحیح تعلیم نہیں حاصل کرنے دیتے اور ان کی ترقی میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ یہ اساتذہ مغرب کے غلام ہیں اسی وجہ سے یہ ہم لوگوں کو ہر شعبۂ حیات میں مغرب کا محتاج بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔

یونیورسٹیوں کے اسلامی ہونے کا مطلب استقلال اور مکمل آزادی ہے

یونیورسٹیوں کے اسلامی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کو مشرق و مغرب کے سامنے سر جھکانے کی نوبت نہ آئے بلکہ انھیں مکمل استقلال و آزادی حاصل ہوجائے۔ یہ خود کو مشرق و مغرب سے علیحدہ کرلیں اور ہم لوگ ایک آزاد مملکت، آزاد یونیورسٹی اور ایک آزاد غیر وابستہ تہذیب و تمدن سے مالامال ہوجائیں۔

عزیزانِ من! ہم سامراجی یونیورسٹی سے ڈرتے ہیں اور ہم اس یونیورسٹی سے خوفزدہ ہیں جو ہمارے نوجوانوں کی تربیت اس طرح کرتی ہے کہ وہ مغرب کی غلامی کو باعث عزت و شرف سمجھنے لگتے ہیں اور ہم ایسی یونیورسٹی سے ڈرتے ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو کمیونسٹ بنادیتی ہے اور وہ ملک و ملت کی خدمت کے بجائے کمیونزم کی غلامی میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ ہم ایسی یونیورسٹی نہیں چاہتے جو اپنے تربیت یافتہ لوگوں میں اتنی صلاحیت بھی نہ پیدا

کر سکے کہ وہ یہ بھی نہ سمجھ سکیں کہ یونیورسٹی کی آزادی و اسلامیت کا مفہوم کیا ہے۔

میں صدر جمہوریہ ایران اور اعلیٰ انقلابی کاؤنسل کی جانب سے پیش کی جانے والی اس تجویز کی بھرپور تائید کرتا ہوں جس میں یونیورسٹیوں کے اصلاح کی بات کہی گئی ہے تاکہ ان یونیورسٹیوں کو آزادی و استقلال حاصل ہوجائے اور ہم لوگ ان کی آزادی و اسلامیت کی حفاظت کرسکیں۔ میں بارگاہِ خداوندی میں ملتِ اسلامیہ بالخصوص مسلمان نوجوانوں کی سعادت کا طالب ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تجویز کے مطابق یونیورسٹیوں کو مخرب عناصر کے وجود سے پاک کردیا جائے گا اور ایک صحیح و سالم اور اسلامی اخلاق و اسلامی تہذیب و تمدن پر مبنی یونیورسٹی کا قیام عمل میں آجائے گا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۲۱/اپریل ۱۹۸۰ء